البیرونی اور اصفہبذ جیلجیلان مرزبان بن رستم

(دیباچہ کتاب مقالید الہیئۃ کی روشنی میں)

از

(جناب مولانا ابو محفوظ الکریم معصومی استاذ شعبۂ عربی مدرسہ عالیہ کلکتہ)

(۲)

نسب نامۂ مرزبان علامہ محمد بن عبد الوہاب قزوینی مرحوم تاریخ ابن اسفندیار کے قلمی نسخہ کے حوالے سے رستم بن شروین کا نسب نامہ مرتب کر کے یہ ثابت کرتے ہیں کہ صحیح سیاق نسب رستم بن شہریار بن شروین ہے۔ ان کی تحقیق کے بموجب "شہریار" کا نام قابوس نامہ (عنصر المعالی) سے ساقط ہوگیا ہے اور اس ایک پشت کے اضافہ سے مرزبان بن رستم کا اتصال کیوس بن قباد سے چودھویں پشت پر ہوتا ہے نہ کہ تیرہویں پشت پر۔

کسی ایک نام کا سقوط بنفسہٖ کچھ مستبعد نہیں جب کہ حذف و اختصار کا عمل بھی انساب میں عام رہا ہو تاہم علامہ قزوینی کی اس تحقیق سے بوجوہ ذیل اتفاق نہیں کیا جا سکتا۔ اور ہمارے علم میں قزوینی کی مسامحت پر شاید سب سے پہلے پال کسنووا (Paul Casanova) نے تنبیہ کی تھی[۲]۔

تاریخ ابن اسفندیار کے جس حصہ پر اعتماد کرتے ہوئے علامہ مرحوم نے رستم کو شہریار بن شروین کا فرزند قرار دیا ہے، وہ ابن اسفندیار کا خود نوشت ہونے کے بجائے بہت بعد کا الحاقی

---

[۱] مقدمہ مرزبان نامہ: ۵ – فہرست بحوالۂ نسخہ پیرس (ورق ۱۵۰ – ۱۵۳) زیر شمارہ: ۱۴۳۶ (ف) یہ نسخہ ۱۲۹۵ھ کا ہے

[۲] عجیب نامہ: ص ۱۱۷ – ۱۲۶ (کیمبرج ۱۹۲۲ء) Les Ispehbeds de Firim – اس فرنچ مضمون کو برادر محترم ڈاکٹر صغیر حسن معصومی استاذ شعبۂ عربی ڈھاکہ یونیورسٹی نے راقم کی فرمائش پر اردو میں منتقل فرمایا۔ ہمارے مضمون میں پال کسنووا کے حوالجات اسی ترجمہ پر مبنی ہیں۔

حصہ ہے۔ جس کی تنہا شہادت ہرگز قابلِ وثوق نہیں ہو سکتی۔ اس حصہ کے الحاقی ہونے کا خیال ڈاکٹر ریو (Rieu) نے ظاہر کیا تھا[1] کسنووا اور عباس اقبال[2] کو بھی اس خیال سے اتفاق ہے۔ ابن اسفندیار کے اصل نوشتہ میں شہریار کا ذکر نہیں۔ اس کے الفاظ یہ ہیں: ـــ "و اصفہبذ مرزبان بن رستم بن شہروین پریم کہ کتاب مرزبان نامہ از زبان وحوش و طیور و انس و جن و شیاطین فراہم آوردہ اوست"۔ ـــ پھر اسی حصہ میں "رستم بن شروین"[3] کا ذکر آتا ہے اور درمیان میں "شہریار" کا نام نہیں آتا۔ خود الحاقی حصہ ہی میں ایک جگہ ـ "رستم بن شروین بن شہریار باوند"[4]۔ مذکور ہے۔

(۲) آل باوند کا جو نسب نامہ سید ظہیر الدین مرعشی (م ۸۹۲ھ / ۱۴۸۷ء) نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے اس کے سیاق میں بھی "شہریار" کا نام مندرج نہیں۔ البتہ مرعشی کی یہ تصریح ہے کہ شروین کا ایک فرزند شہریار نام کا تھا جس نے ۲۷ سال فرماں روائی کی غالباً اسی شہریار برادر رستم بن شروین کو ابن اسفندیار کے الحاقی حصہ کے مجہول الحال مؤلف نے پدر رستم بن شروین قرار دیا ہے۔ مرعشی کا بیان کردہ نسب نامہ درج ذیل ہے:

"۔۔۔۔ رستم[5] بن شروین بن رستم بن سرخاب بن قارن بن شہریار بن قارن بن شروین بن سرخاب بن (مہر مردان بن سہراب بن) باو بن شاپور بن کیوس بن قباد بن فیروز"

البیرونی کتاب الآثار الباقیہ میں قابوس وشمگیر کے مادری سلسلۂ نسب کے بیان میں رستم کو شروین ہی کا فرزند قرار دیتا ہے چونکہ بیرونی کا پیش کردہ جریدۂ نسب ہمارے ماخذ میں قدیم تر ہے لہذا یہاں نقل کیا جاتا ہے لیکن اس کے سیاق میں بہت زیادہ حذف و اختصار یا سقوط پایا جاتا ہے

"۔۔۔۔[6] وأما الاصل الآخر فملوك الجبال الملقبون باصفهبذية طبرستان

---

[1] فہرست نسخ فارسیہ موزہ بریطانیہ: ج ۱ ص ۲۰۲ - ۲۰۴ (نسخۂ ابن اسفندیار شمارہ: Add. 7633)
[2] تاریخ تبرستان: (مقدمہ) چاپ تہران (۳) ایضاً: ج ۱ صـ ۱۳۷ (۴) ایضاً: ج ۱ صـ ۱۴۳: تلخیص (براؤن): صـ ۹۴ (۵) تلخیص (براؤن): صـ ۲۲۵ (۶) تاریخ طبرستان و رویان و مازندران: صـ ۲۷ (انساب آل باوند) صـ ۳۲۳ (مدت ایالت و دولت آل باوند، قسم اول) طبعۂ برنہارد دارن) ـــ سنت پطرسبرج ۱۸۵۰ء ـــ (۶) آثار باقیہ: ص ۳۹ (طبعۂ زخاؤ) اسی عبارت کو شیخ محمد خضری بک نے متعدد اغلاط کے ساتھ نقل کیا ہے دیکھو محاضرات تاریخ الامم الاسلامیہ (الدولۃ العباسیہ: صـ ۲۷۴: ۱۹۳۴ء)

والفرجواہر جوشاھیة ولیس بنکر اعتزاء من کان منھم من اھل بیت الملک الیٰ مایجمعھم والاکاسرة فی شعب واحد فان خاله ھوالاصفھبد رستم بن شروین بن رُستم بن قارن بن شھریار بن شروین بن سرخاب بن باو بن شاپور بن کیوس بن قباد والد انوشیروان۔"

(۳) رستم کے دینار اصفہبذیت کے کئی سکے دریافت ہوئے ہیں اور ہر ایک پر "رستم بن شروین" کندہ ہے۔ ان سکوں کا بیان ذیل میں موقع کے ساتھ آئے گا۔

وجوہ بالا کی بناء پر امیر عنصر المعالی کے بیان کے مستند ہونے میں کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کہ رستم اور شروین کے درمیان شہریار کے نام کا سقوط مان لیا جائے۔ پس مرزبان مصنف مرزبان نامہ رستم بن شروین بن رستم بن سرخاب کا فرزند ہے نہ کہ رستم بن شہریار بن شروین بن رستم کا، اور اگر یہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچ جائے کہ شہریار بن شروین برادر رستم بن شروین کا فرزند موسوم بہ "رستم" تھا تب بھی اس امر میں شبہ کی گنجائش نہیں کہ مرزبان، پسر رستم بن شروین مذکور تھا۔

عنصر المعالی کے بیان کا آخری حصہ — "سیزدہم پدرش کایوس بن قباد . . . بود" — مرعشی کے پیش کردہ نسب نامہ سے مختلف ہو جاتا ہے مرعشی کے یہاں "شہریار بن قارن بن شروین" مذکور ہے جب کہ قزوینی کے مرتبہ نسب نامہ میں "قارن" کا نام موجود نہیں۔ اگر مرزبان کا نسب چودھویں پشت پر کیوس سے اتصال پاتا ہے تو اس کی صحت کا مدار "قارن" ہے جو مرعشی کے سیاق میں ساتویں پشت پر ہے اور جسے قزوینی نے ساقط کر دیا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مرعشی اور عنصر المعالی دونوں میں سے کسے ترجیح دی جائے؟ ہمارے خیال میں عنصر المعالی کا بیان معتبر اور قابلِ وثوق ہے قربِ زمانی کے علاوہ اپنے مادری سلسلۂ نسب کے متعلق اس کے معلومات حتماً طبقۂ اولیٰ کے ہیں وصاحب البیت ادریٰ بما فیہ۔ مرعشی یا دوسرے مورخین کے پیشِ نظر تاریخ آل باوند کے متعلق کوئی قدیم دستاویز یا قابلِ وثوق ماخذ نہیں رہا ہے[1] ان لوگوں نے حتی الامکان

[1] مرعشی کے اہم ماخذ میں مولانا اولیاء اللہ آملی (؟ ۷۶۵ھ)، علی بن جمال الدین رویانی کی کتابیں اور ابن (بقیہ حاشیہ برصفحہ آئندہ)

جو تحقیق و کاوش کی وہ مسلم ہے پھر بھی آل باوند طبقۂ اول کے متعلق ان کے معلومات بے حد ناقص ہیں۔ مرعشی کے سیاق سے "مہرمردان بن سہراب" کے نام ساقط ہیں یہ سقوط کاتب الاصل کی بے اعتنائی سے ہوا ہوگا اس لئے کہ خود مرعشی کی ماسبق تالیف میں آل باوند کی حکومت کا اجمالی جائزہ جو ملتا ہے اس میں دونوں نام برموقع مذکور ہیں۔ تعجب ہے کہ مبینہ سقوط پر کتاب کا ایڈیٹر (Dorn) کوئی برمحل تنبیہ نہیں کرتا۔

باوندیہ طبقۂ اول جس سے زیر بحث اصفہبذ مرزبان اور اس کے باپ رستم بن شروین کا تعلق ہے عام روایت میں اس طبقہ کی اصبہبذیت کا دور ۴۵ھ/۶۶۵ء تا ۳۹۷ھ/۱۰۰۷ء ہے اس طویل مدت میں مرعشی کی تصریح کے بموجب اصبہبذان آل باوند کی تعداد تیرہ تک پہنچی ہے اصبہبذ رستم بن شروین اور اصبہبذ مرزبان پسر رستم مذکور کے ذکر سے مرعشی کی تاریخ یکسر خالی ہے۔ رستم کا نام صرف سیاق نسب میں آتا ہے پس اصبہبذ مرزبان سے پہلے اصبہبذ رستم سے بحث کرنا ہمارے لئے ناگزیر ہے۔

رستم شروین پدر مرزبان سلسلۂ باوندیہ کا دسواں اصبہبذ شروین بن رستم ۳۵ برس (۲۸۲ھ - ۳۱۷ھ) فرمانروائی کرتا ہے اس کے بعد علی الترتیب شہریار بن شروین (۳۱۷ھ - ۳۵۴ھ = ۳۷ سال) دارا بن رستم بن شروین (۳۵۴ھ - ۳۶۲ھ = ۸ سال) اور شہریار بن دارا بن رستم (۳۶۲ھ - ۳۹۷ھ = ۳۵ سال) بہ یم کوہ کی موروثی اصبہبذیت پر فائز رہے۔ یہ ترتیب مرعشی کے بیان سے مستخرج ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اسفندیار کی تاریخ ہے۔ ان مآخذ کے علاوہ اس کے ذاتی معلومات بھی ہیں۔ خود ابن اسفندیار کی تاریخ بہ قول دارن تقریباً ۶۱۳ھ/۱۲۱۶ء کی تالیف ہے اس کے مآخذ یہ ہیں۔ (الف) باوندنامہ: جس کی روایتوں کو تاریخ سے کم اور افسانہ سے زیادہ مناسبت تھی (ب) عقود السحر و قلائد الدرر مؤلفہ ابوالحسن (علی) بن محمد الیزدادی (معاصر قابوس وشمگیر): ابن اسفندیار کو یہ عربی تالیف جس میں تاریخی واقعات سے زیادہ انشا پردازی میں زورِ قلم صرف ہوا تھا مدرسۂ شہنشاہ غازی رستم بن شہریار سے ملحق ذخیرۂ کتب میں ملی تھی۔ نامۂ تنسر کا عربی ترجمہ (ابن المقفع کا) اس کو خوارزم کے ایک کتب فروش کے یہاں ہاتھ آگیا جس کو فارسی میں منتقل کرکے اپنی تاریخ کے شروع میں محفوظ کر دیا ہے۔ [۱] مرعشی: ص ۳۲۳ حبیب السیر (جزء: ۴ ص ۴۴ ۱۸۵۷ء بمبئی)

شہریار بن شروین کے بعد فریم کی اصبہبذیت اس کے بھائی رستم بن شروین کے تعاقب میں منتقل ہو جاتی ہے لیکن خود رستم بن شروین باوندی سپہبذوں کے سلسلہ میں نظر نہیں آتا بجز اس فقرہ کے جو ابن اسفندیار کے الحاقی حصہ میں ملتا ہے کہ — "و رستم ہم پسر شہریار بود و در عہد قابوس قایم مقام پدر بود در کوہستان پریم و شہریار کوہ۔" اور یہی فقرہ ہے جس سے قزوینی کو رستم کی ولدیت کے بارہ میں غلط فہمی پیدا ہوئی۔ عربی مراجع میں رستم کا ذکر ضمنی طور پر آتا ہے مثلاً ابن الاثیر[۱] اور ابن خلدون کا بیان ہے کہ — "۳۶۶ھ میں بیستون بن وشمگیر ہفت سالہ عہد حکومت کے بعد جرجان میں فوت ہوا اس وقت اس کا بھائی قابوس اپنے ماموں رستم کے پاس شہریار کوہ میں مقیم تھا۔" رستم سے مراد یقیناً رستم بن شروین ہے کہ وہی قابوس کا ماموں تھا جیسا کہ بیرونی اور ابن اسفندیار کی تصریح گزر چکی ہے۔ غرض اس بیان سے مترشح ہے کہ ۳۶۶ھ میں شہریار کوہ کی اصبہبذیت پر رستم بن شروین متمکن تھا۔

اس کی اصبہبذیت کا قطعی ثبوت اس کے نام کے سکے ہیں جن میں سے ایک درہم کی اطلاع ہمیں پہلی دفعہ رابینو (Rabino) کے ذریعہ ملی[۳] یہ درم بمقام فریم (پریم کوہ) ۳۵۵ھ/۹۶۶ء میں مضروب ہوا، اس پر عباسی خلیفہ المطیع للہ (۳۶۳ھ) بویہی فرمانروا رکن الدولہ (م ۳۶۶ھ/۹۷۶ء) اور مقامی فرمانروا "اصبہبذ رستم بن شروین" کے اسماء کندہ ہیں رابینو باوندیہ طبقۂ اول کی فہرست میں رستم کو بارہواں اصفہبذ قرار دیتا ہے لیکن اس کی مدت اصبہبذیت کے متعلق زیادہ کچھ نہیں بتاتا۔ اس درم کی تاریخ کو ہم رستم کی اصبہبذیت کا آغاز قرار دے سکتے ہیں اور ابن الاثیر اور ابن خلدون کے حوالہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ ۳۶۶ھ میں بھی رستم شہریار کوہ کا اصبہبذ رہا تھا، پال کسنو وا کے مقالہ سے رستم کے دو اور سکوں کا علم ہوتا ہے ایک ۳۶۱ھ میں بمقام فریم مضروب ہوا، المطیع اور رکن الدولہ کے نام اس

---

[۱] ج ۲ ص ۲۵ (تہران) [۲] الکامل: ج ۷، ص ۸۷ (الاستقامہ، مصر): العبر: ج ۴ ص ۷ ۹ ۴ (مصر)
[۳] لوی رابینو دی برگو مالہ: مازندران و استراباد (انگریزی): ص ۱۳۵ ۱۹۲۸ء گب میموریل سلسلۂ جدیدہ
۷

پر بھی ملتے ہیں۔ دوسرا[1] سکہ ۳۶۷ھ کا ہے جس پر خلیفہ[2] کے نام کے ساتھ عضد الدولہ ابو شجاع (م ۳۷۲ھ / ۹۸۳ء) اور مؤید الدولہ ابو منصور (م ۳۷۳ھ / ۹۸۳ء) کے نام مطبوع ہیں۔ ۳۵۵ھ کے درہم کا ذکر فرائن (Fraehn) اسلامی مسکوکات کی ضخیم فہرست[4] میں کرتا ہے اس کی قراءت کے بموجب سکہ پر یہ عبارت کندہ ہے: "بسم اللہ ضرب ھذا الدرھم بفریم سنۃ خمسۃ (؟) وخمسین وثلثمائۃ"۔ اور اس کی قرارت میں اصبہبذ کا نام رستم بن شرویہ ہے جب کہ ۳۶۷ھ کے سکہ پر "رستم بن شروین" بلا القاب[3] ہے۔ رابینو اپنا ماخذ بر موقع نہیں بتاتا لیکن فرائن کے حوالہ سے پال کسنودا اس درہم کا ذکر کرتا ہے اور یہ امر بالکل محقق ہے کہ فرائن کا دریافت کردہ سکہ بھی رستم پسر شروین باوندی ہی کا ہے۔ تینوں سکوں پر "علیؑ ولی اللہ" کا مقولہ ملتا ہے جس سے آل باوند کی شیعیت واضح ہوتی ہے۔ ان سکوں کی روشنی میں ہم اس دعوی میں حق بجانب ہوں گے کہ رستم بن شروین کی مدت اصبہبذیت علی الاقل ۳۵۵ھ سے ۳۶۷ھ ہجری تک کل تیرہ سال ضرور[2] رہی ہوگی، اور قرینہ غالب ہے کہ اس کی اصبہبذیت کا دور شہریار بن شروین کے بعد شروع ہوا۔ اصبہبذ رستم بن شروین کے بعد اس کا فرزند دارا بن رستم اصبہبذ ہوا جس کا زمانہ (۳۶۷ھ - ۳۷۵ھ) آٹھ سال ہے اور ہمارے خیال میں دارا بن رستم کی جانشینی اس کے بھائی مرزبان بن رستم نے کی۔

مرزبان بن رستم کی اصبہبذیت | ابن اسفندیار کا حوالہ گزر چکا ہے کہ وہ مرزبان کے نام کے ساتھ اصبہبذ کا لقب استعمال کرتا ہے، عنصر المعالی کی عبارت میں اس کو "ملک زادہ" کہا گیا ہے، لیکن قابوس نامہ کے قدیم ترین نسخہ کی عبارت ہمارے لئے مفید ہے قدیم نسخہ کے الفاظ یہ ہیں: — "جدہ[2] تو مادر م ملک زادہ

---

[1] یہ سکہ پال کسنودا کو مکتبۂ ملیہ پیرس کے شعبۂ مسکوکات میں نظر آیا تھا

Recensio Numorum Muhammedanorum (Appendix Classis X) P. 600 – 1826 St. Petersbourg

[2] پال کسنودا کی مراد خلیفہ المطیع سے ہے حالانکہ اس کی خلافت ۳۶۳ھ / ۹۷۴ء تک باقی رہی ہے اس کے بعد الطائع کی خلافت شروع ہوئی۔ [3] زمباور اس کا زمانہ ۳۳۵ھ سے ۳۷۰ھ تک قرار دیتا ہے، ہمیں اس کے دلائل سے واقفیت نہیں۔ [4] قابوس نامہ: مرتبہ سعید نفیسی: ص ۲ (۱۳۱۲ شمسی)، منتخب قابوسنامہ: ص ۳

مرزبان بن رستم بن شروین دخت بود"۔ بیرونی کی کتاب الآثار الباقیہ اور اس کی خودنوشت فہرست تالیفات کی محولہ بالا عبارت سے ابن اسفندیار کی کامل توثیق ہوجاتی ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے اہم دستاویز کتاب مقالید الاہیئۃ کا دیباچہ ہے جس میں مرزبان کے القاب شاہانہ مذکور ہیں۔ اور آپ کے ملاحظہ سے گذر چکے ہیں۔ پھر اسی دیباچہ میں بیرونی کی زبانِ قلم سے "ثبات دولت" و "دوام ملک وقوت" کی جو دعائیں جابجا نکلی ہیں ان کا تقاضہ یہی ہے کہ مرزبان بن رستم شروین کی اصبہبذیت کا ہمیں یقین حاصل ہوجائے۔

مرزبان کی اصبہبذیت کے ثبوت میں کسی سکہ کے انکشاف کی اطلاع نہیں جس کے ذریعہ اس کے عہد اصبہبذیت کی تعیین میں مدد ملتی، تاہم بعض قرائن کی بنا پر اس کے زمانہ کی تعیین کی جاسکتی ہے۔

(۱) باوندیہ طبقۂ اول کے اخیر اصبہبذ شہریار بن دارا کی مدت حکمرانی ۳۵ سال[1] بتائی جاتی ہے یہ بات قابلِ تسلیم نہیں، اس لئے کہ اسی شہریار کے بارہ میں مرعشی کی یہ تصریح ملتی ہے کہ "واو[2] مدت ہجدہ سال کہ قابوس بخراسان بود بمصاحبت وخدمت مشغول بود"۔ جب اصبہبذ شہریار بن دارا نے اٹھارہ سال (۳۷۱ھ تا ۳۸۸ھ) قابوس کی ہمرکابی میں گذارے تو اس اثنا میں طبرستان وماز ندران پر اس کی اصبہبذیت کس طرح قایم رہ سکی! حالانکہ یہ مدت اس کی پنج وسی سالہ اصبہبذیت میں ضرور شامل رہتی ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ فخر الدولہ بویہی کی وفات (۳۸۷ھ / ۹۹۷ء)[3] کے بعد قابوس کے ساتھ شہریار بن دارا بھی ۳۸۸ھ میں شہریار کوہ کی تسخیر کے لئے پیش قدمی کرتا ہے اور اس مہم میں کامیاب ہوتا ہے پس تاریخی طور پر ۳۸۸ھ سے قبل اس کی اصبہبذیت قایم نہیں ہوئی جب سے ۳۹۷ھ تک تقریباً دس سال اس کی اصبہبذیت کا اصل دور ہے اس مختصر مدت کو ۳۵ سال بیان کرنے والوں نے رستم بن شروین (۳۵۲ھ - ۳۶۷ھ) اور مرزبان بن رستم

---

[1] مرعشی: ص ، رابینو: ص ۱۳۵ [2] مرعشی: ص ۲۰۹ - ابن اسفندیار: ج ۲ ص ۲۵ (قسم الحاقی)

[3] مرعشی: ص ۱۹۱

(۳۷۶ھ - ۳۸۸ھ ؟) کی اصبہبذیت سے لاعلمی کی بناء پر ان دونوں کی مدت اصبہبذیت (۱۲+۱۴ = ۲۶ سال) بھی اصبہبذ شہریار بن دارا کے عہد (۳۸۸ھ - ۳۹۷ھ) میں ضم کر کے ۳۵ سال اس کے عہد کے فرض کر لئے ہوں تو تعجب نہیں۔ غرض شہریار بن دارا کی پینتیس سالہ اصبہبذیت کا دعویٰ ایک مفروضہ سے زیادہ نہیں اب سوال یہ ہے کہ دارا بن رستم کے بعد جس کا زمانہ تا اختتام ۳۷۵ھ سمجھا جاتا ہے آل باوند کی موروثی اصبہبذیت کا زمام کن ہاتھوں میں رہا، شہریار بن دارا کا نام نہیں لیا جا سکتا کہ وہ ۳۷۱ھ ہی سے قابوس کی مصاحبت میں حدود طبرستان و جرجان سے باہر رہا، لہذا ہمارے نزدیک ۳۷۶ھ سے مرزبان بن رستم شروین کی اصبہبذیت شروع ہوتی ہے۔

(۲) مرزبان کے عہد کا اندازہ بیرونی کی کتاب المقالید کے زمانہ تالیف کو معلوم کرنے سے تعلق رکھتا ہے اگرچہ اس تالیف کا زمانہ بہ تصریح مؤلف ثابت نہیں تاہم تخمینہ لگا لینا ممکن ہے۔ یہ بات واضح رہے کہ کتاب مقالید الہیئۃ سے پیشتر بیرونی کے قلم سے کم از کم دو کتابیں تجرید الشعاعات اور اور کتاب البرہان المنیر فی اعمال التسایبر نکل چکی تھیں اور دونوں کے صریح حوالے مقالید میں[۱] ملتے ہیں کتاب استیعاب الوجوہ کی منقولہ بالا عبارت سے یہ بات محقق ہو جاتی ہے کہ زیر بحث کتاب الاستیعاب سے پہلے اور کتاب الآثار الباقیہ سے یقیناً بہت پہلے لکھی گئی۔ اس لئے کہ الاستیعاب کا آثار باقیہ پر[۲] مقدم ہونا طے شدہ امر ہے۔ کتاب الاستیعاب، مقالید اور آثار باقیہ کے درمیان شمس المعالی قابوس سے وابستگی سے پہلے بیرونی نے تالیف کی ہے، اور اس کتاب کی تالیف کے زمانہ میں بیرونی کو اطمینان و سکون نصیب نہیں تھا جب کہ مقالید اس زمانہ میں لکھی گئی کہ وطن سے دور رہ کر بھی بیرونی کو ہر قسم کی آسائش میسر تھی، الاستیعاب میں اقلاً دو مقام پر اس نے اپنی پریشانی و زبوں حالی کا شکوہ کیا ہے اولاً نجومی آلات کے سلسلہ میں اس کا بیان ہے کہ

---

[۱] مقالید الہیئۃ: برگ ۲۱۴ ب سطر ۱۲ و برگ ۲۱۹ ظ سطر ۶ اس کتاب کا ذکر بیرونی خود نوشت فہرست میں کرتا ہے (دیکھو الآثار: مقدمہ زخاؤ - XXXXII ص)۔ برگ ۲۱۷ ظ سطر ۳ - البرہان المنیر کا ذکر بھی فہرست میں موجود ہے (دیکھو مقدمۂ زخاؤ XXXXVII ص) [۲] الاستیعاب کا حوالہ الآثار الباقیہ (ص ۳۵۷) میں آتا ہے: نیز دیکھو مقدمۂ کتاب التفہیم (از جلال ہمائی)

ومن عزمی انشاء اللہ تعالیٰ ان اجمع ماتبدد فی ھذا المعنی واصلح الفاسد واسھل العسیر ان نفس اللہ تعالیٰ فی مدۃ حیاتی ویسر لی ماتعذر علی من الوصول الی کتبی ومجموعاتی والتعلیقات والنکت التی افنیت فیھا عمری۔[۱]	"میرا پختہ ارادہ ہے اگر اللہ نے چاہا تو اس سلسلہ کے منتشر مواد یکجا کروں گا اور قابلِ اصلاح باتوں کی اصلاح کے ساتھ مشکلات کو سہل کردوں گا۔ بشرطیکہ اللہ تعالیٰ ہماری زندگی کو خوش گوار بنادے اور اپنی کتابوں، مجموعوں، یادداشتوں اور نکتوں (جن کی تحصیل میں اپنی زندگی صرف کی ہے) تک رسائی میں جو دشواری پیش آرہی ہے اس کو آسان کردے۔"

ثانیاً ایک خاص مسئلہ کے سلسلہ میں ابوسہل القوہی کے مسلک سے بحث کرتے ہوئے اس کا عذر یہ ہے کہ

"ولن یمکن استقصاء حکایۃ ماأوردہ ابوسھل القوھی لما لا یخفی من تعذر الوصول الی الکتب وما دفعنی المحن الیہ من الخاطر الفاسد والطبع الفاسد (کذا) وان من اللہ بکشف النوائب واصلاح العواقب تمکنت من تلافی ذلک۔"[۲]	ابوسہل قوہی نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کو پوری طرح نقل کرنا ممکن نہیں ہے کہ کتابوں تک رسائی جیسی مشکل ہے اور مصائب نے مجھے جس تکدر و دل برداشتگی میں مبتلا کردیا ہے وہ مخفی نہیں۔ اگر انعام خداوندی ان مصیبتوں کو دور فرمادے اور میری حالت سنوار دے تو اس کی تلافی اپنے مقدور میں ہوگی۔

بیرونی کا سفر بقول بروکلمان ۳۸۲ھ کا واقعہ ہے[۳]، بروکلمان کے ماخذ کا ہمیں علم نہیں، اگر غزنی

---

[۱] استیعاب الوجوہ: برگ ۵۰ ظ نسخہ جمعیت اسیویہ زیر شمارہ II 32/ (کارٹی) [۲] الاستیعاب: برگ ۱۰۰ اب، نسخہ مذکورہ۔ [۳] بروکلمان تاریخ کی تصریح نہیں کرتا ہے اس کا بیان یہ ہے کہ "بیرونی ۲۰ برس کی عمر میں رے، پھر جرجان گیا"۔ ضمیمہ ج ۱ ص ۸۷۱۔

کی وفات کا سال یہی ہے جیسا کہ سید حسن برنی کی تحریر ہے تو یقیناً قُبَیل وفات خجندی ۳۸۲ھ میں بیرونی ملک رے پہنچا جہاں اس نے خجندی کے بعض اہم اختراعات آلہ اسدس الفخری وغیرہ دیکھے اور شکل مغنی کا ذکر قانون الہیئۃ کے نام سے خجندی کی تالیف میں پایا، اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ کتاب مقالید الہیئۃ ۳۸۲ھ کے بعد تالیف کی گئی اس سفر کی صحت تاریخ کی تقدیر پر جناب سید حسن برنی کے خیال سے ہمیں کچھ اختلاف ہو جاتا ہے اور خوارزم کے قدیم خانوادہ شاہیت[1] آل عراق سے بیرونی کا تعلق ۳۸۵ھ سے قبل ۳۸۱ھ کے اواخر یا ۳۸۲ھ کے اوائل ہی سے منقطع ہونا قرین صواب معلوم ہوتا ہے[2] قرینہ غالب یہ ہے کہ اسی سفر میں بیرونی طبرستان کے کوہی علاقہ میں پہنچا اور اصبہبذ پریم (شہریار کوہ) مرزبان بن رستم کی بارگاہ میں باریاب ہوا۔ قابوس سے بیرونی کے تعلق کا آغاز اگر ۳۸۸ھ سے مان لیا جائے تو نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ ۳۸۳ھ سے ۳۸۸ھ تک کا زمانہ (تقریباً پانچ چھ سال) اصبہبذ مرزبان کی سرپرستی و قدردانی میں بسر ہوا اور اسی دوران میں کتاب مقالید الہیئۃ لکھی گئی اور اگر یہ صحیح ہے کہ بیرونی ۳۸۵ھ تک آل عراق سے ضرور وابستہ رہا تو ۳۸۷ھ کے نصف ثانی تک تقریباً دو سال تو یقیناً اسی باوندی اصفہبذ کے عتبۂ عالیہ پر گذارے ہوں گے کہ کتاب المقالید جیسی تالیف کو ترتیب دینے کے لئے دو سال کا عرصہ بھی کافی ہے۔ لیکن دیباچہ کتاب میں جن لفظوں میں اصبہبذ کی معارف نوازی و کرم فرمائی کا ذکر کیا گیا ہے ان سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس دربار میں بیرونی کا قیام دو سال سے زیادہ ہی رہا ہوگا۔ بہر حال ۳۸۱ھ اور ۳۸۸ھ کے مابین بیرونی کی تاریخ حیات میں اس کے تذکرہ نگار جو خلا محسوس کرتے رہے ہیں وہ اس طرح دور ہو جاتا ہے کہ یہ درمیانی زمانہ اصبہبذ مرزبان باوندی کے دامن عاطفت میں بسر ہوا۔

ہمارے خیال میں ۳۸۷ھ کے نصف آخر میں اصبہبذ مرزبان فوت ہوا اس لئے کہ اس سنہ کے اخیر میں فریم (پریم) کا اصبہبذ ایک اور شخص نظر آتا ہے جس سے ہمیں ذیل میں بحث کرنا ہے۔

---

[1] البیرونی - ص۱۲ ج ۱ [2] البیرونی ص۱۲۵ تا ۱۴۶

اصفہبذ مرزبان کا جانشین | جب قابوس جرجان و طبرستان کی بازیافت کے لئے روانہ ہوا اور اسی کے تحت شہریار بن دارا نے خاص طور پر شہریار کوہ کی تسخیر کے لئے اقدام کیا تو دشمن کے مقابلہ کو شہریار سے جو شخص روانہ ہوا تھا وہ رستم ابن مرزبان تھا جو بہ ظاہر زیر بحث اصبہبذ مرزبان بن رستم شروین کا فرزند تھا۔ عموماً رستم بن مرزبان کا نام اصبہبذ کے لقب کے ساتھ نہیں آتا لیکن عتبی کی بعض عبارتوں سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس وقت رستم بن مرزبان کی اصبہبذیت قائم تھی قابوس اور شہریار بن دارا کی فوج کشی کے ذکر میں عتبی رقمطراز ہے :

۔۔ "..... اذ سرب الاصبہبذ شہریار[1] بن شروین (؟) الی الجبل شہریار[2] لاستصفائہ فسار نحوہ تحت لوائہ وعلی الجبل یومئذ رستم بن المرزبان خال الامیر ابی طالب رستم بن فخر الدولۃ صاحب الری ..."۔۔	(قابوس کے عازم جرجان ہوتے ہی) سپہبذ شہریار پسر شروین (؟) شہریار کوہ کی تسخیر کے ارادہ سے چل پڑا اور قابوس کے زیر علم ہو گیا اس وقت شہریار کوہ کی حکومت پر رستم بن مرزبان ماموں تھا جو امیر ابوطالب رستم بن فخر الدولہ کا ماموں تھا۔

پھر مجد الدولہ کی تخت نشینی اور اس کی والدہ کے ذکر میں اسی مورخ کے یہ الفاظ ہیں کہ :

۔۔ "... فلما اخترمتہ[3] المنیۃ بایع الناس مجد الدولۃ الا ان التی قامت عنہ کانت اختا للاصفہبذ بفریم و سائر ممالکہ	فخر الدولہ کی وفات کے بعد لوگوں نے (اس کے فرزند) مجد الدولہ کو منتخب کیا لیکن اس کی نیابت جس ذات نے کی وہ فریم در مملکت جبل کے اصبہبذ کی بہن تھی اور خاندانی قوت

۱۔ تاریخ یمینی: ص ۲۰۵ (سطر ۱۲-۱۵) دہلی ۱۸۴۷ء؛ ایضاً ج ا ص ۳۹۵ مصر ۱۲۸۶ھ
۲۔ المنینی: ج ۲ ص ۳ "صحح بالباء الموحدۃ وسمی عندھم شہریار کوہ"
۳۔ یمینی: ص ۳۶۶ (سطر ۷-۱۰) دہلی

الجلیل وهی فی منعة من اهلها — وشوکت کے اعتبار سے ممتاز تھی"۔

وعزة من جانب ارضها"

فخرالدولہ بویہی کی وفات شعبان ۳۸۷ھ/۹۹۷ء میں واقع ہوئی[1] مجدالدولہ اس کا جانشین مقرر کیا گیا لیکن اس کی عمر صرف چار سال کی تھی لہذا حکومت کا نظم و نسق اس کی ہوشمند والدہ نے سنبھالا۔ والدہ فریم (شہریار کوہ) کے کسی اصبہبذ کی دختر تھی، عتبی کے الفاظ سے ثابت ہے کہ اس وقت فریم کی اصبہبذیت پر اسی خاتون کا بھائی فائز تھا اور سابق اقتباس سے ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ اس شخص کا نام رستم بن مرزبان ہے۔ لہذا ہم اس نتیجہ تک پہنچتے ہیں کہ علی الاقل فخرالدولہ کی وفات کے وقت سے رستم بن مرزبان کی اصبہبذیت کا آغاز ہوا۔ زامبور "فرمانروایان اسلام کے انساب"[2] میں اسی رستم کے دعوی سلطنت کی تاریخ ۴۰۳ھ سے قرار دیتا ہے، اس کے خیال سے ہمیں اتفاق نہیں۔ تعجب ہے کہ زامبور باوندی اصبہبذوں کی صف میں رستم بن المرزبان کو نہیں رکھتا حالانکہ عتبی کے بیان سے اس کی اصبہبذیت ثابت ہو جاتی ہے۔

مرزبان خال مجدالدولہ؟ | رابینو (Rabino[3]) کا خیال ہے کہ مرزبان بن رستم شروین، والدہ مجدالدولہ ملکہ رے کا بھائی اور اس بنا پر وہی مجدالدولہ کا ماموں تھا، رابینو حسب عادت برمحل حوالہ نہیں دیتا لیکن اس کا ماخذ یقیناً یاقوت رومی ہے یاقوت "سید آباد" کے ذکر میں والدہ مجدالدولہ کا نام شیریں بتاتا ہے اور اس کو اصبہبذ رستم کی دختر کہتا ہے اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"قصبة بالری[4] وقریة من قراها وکلاهما انشأتهما السیدة شیرین[5] بنت رستم الاصبهبذ

"(سید آباد) ملک رے کا شاہی قصر اور مضافات کا ایک قریہ ہے۔ دونوں مجدالدولہ (پسر فخرالدولہ) کی والدہ سیدہ شیریں دختر اصفہبذ رستم کے بنا

---

[1] یمینی: صفحہ ۱۲۸ (سطر ۱۰-۱۱)، تاریخ گزیدہ، صفحہ ۴۲۶ (عکسی گب میموریل) و ابن الاثیر (ج، صفحہ ۱۸۵-۶) تاریخ بخارا: صفحہ ۲۰۴ شیفر، پیرس ۱۸۹۲ء

[2] Zambaur: manuel. p. 189-1927

[3] مازندران و استراباد: صفحہ ۱۳۵ (گب میموریل)

[4] معجم البلدان: ج ۳ صفحہ ۲۱۱ ووستنفیلد، لیپزک ۱۸۶۶ء،

[5] ہمارے علم میں یاقوت تنہا شخص ہے جس کی زبانی والدہ مجدالدولہ کا نام معلوم ہوتا ہے، ورنہ عام تاریخوں (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

ام مجد الدولۃ ابن بویہ اما القصر کردہ تھے قصر کی تعمیر ۳۹۴ھ میں ہوئی۔
فانشأتہ فی سنۃ اربع وتسعین
وثلثمائۃ"

بعد میں پال کسنو وا کے محقق مقالہ سے معلوم ہوا کہ یاقوت کے بیان پر اولاً ڈارن (Dorn) کی نگاہ پڑی اور بعد کے مستشرقین اسی کی تحقیق پیش کرتے گئے۔ پال کسنو وا بھی یاقوت کے بیان پر اعتماد رکھتا ہے اور اس شبہ میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ تاریخوں میں خال مجد الدولہ کی حیثیت سے رستم بن مرزبان کا جو ذکر آتا ہے وہ کسی قدیم تر ماخذ (مثلاً عتبی) کا غلط اثر ہے جو برابر قایم رہا اور عمل تناقل کے ذریعہ عام ہو گیا۔ پال کسنو وا اپنے انکشاف پر کمال وثوق رکھتے ہوئے یہ تجویز پیش کرتا ہے کہ اس نام کو مرزبان بن رستم ہونا چاہیے۔ ابن الاثیر اور ابن خلدون کی ظاہری عبارتوں سے اس تجویز کو کچھ قوت پہنچی ہے[1]، لیکن ہمیں ان لوگوں کے خیال سے اختلاف کلی ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) میں اس کو "سیدہ" کہا گیا ہے فخر الدولہ کی ایک بیگم قابوس وشمگیر کی دختر تھی، اور آل سامان کے زیر سایہ خراسان میں رہتے ہوئے اس نے کسی اور خاتون سے شادی کی تھی اور یہ بات قابوس کو ناگوار ہوئی تھی (تاریخ گزیدہ: ص ۴۱۹ - ۴۲۰، گب میموریل) والدہ مجد الدولہ کس زمانہ میں فخر الدولہ کے حبالۂ عقد میں آئی ہمیں معلوم نہ ہو سکا:

[1] ابن خلدون کا ماخذ ابن الاثیر کی تاریخ ہے، پال کسنو وا نے جس عبارت کی بنا پر ابن اثیر کے یہاں مرزبان بن رستم شروین کے ذکر کا دعویٰ کیا ہے وہ حسب ذیل ہے:

"فلما کانت ھذہ السنۃ (۳۸۸ھ) بعد موت فخر الدولۃ سیر شمس المعالی قابوس الاصبھبذ شھریار بن شروین (؟) الی جبل شھریار وعلیہ رستم بن المرزبان خال مجد الدولۃ بن فخر الدولۃ، فاقتتلا فانھزم رستم واستولی اصبھبذ علی الجبل وخطب لشمس المعالی...... ثم ان الاصبھبذ حدث لنفسہ بالاستقلال والتفرد من قابوس واغتر بما اجتمع عندہ من الاموال والذخائر فسارت الیہ العساکر من الری وعلیھا المرزبان خال مجد الدولۃ فھزموا اصبھبذ واسروہ ونادوا بشعار شمس المعالی لوحشۃ کانت عند المرزبان من مجد الدولۃ......"

(ابن اثیر: ج ۷، ص ۱۹۱ الطباعۃ المنیریۃ ۱۳۵۳ھ) اس عبارت میں المرزبان کے مکرر لفظ سے پال کسنو وا غلط فہمی میں مبتلا ہوا ہے، پوری عبارت کے تسلسل کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ابن الاثیر کی مراد (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

بال کسنوا یا اس کے پیشرو دارن نے یاقوت کی عبارت کا خواہ مخواہ یہ مطلب نکال لیا کہ والدۂ مجد الدولہ، رستم بن شروین پدر مرزبان کی دختر تھی، حالانکہ یاقوت کے بیان میں اس رستم کی ولدیت سے قطعاً بحث نہیں ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ابن الاثیر اور ابن خلدون کی کتابیں مرزبان بن رستم شروین کے ذکر سے یکسر خالی ہیں۔ اور یہ دونوں رستم بن مرزبان خال مجد الدولہ کے ذکر میں عام تاریخی روایت سے الگ نہیں ہوئے۔ عتبی کی تاریخ یمینی میں رستم بن مرزبان کا نام کئی بار آیا ہے اور اس کی مختلف[1] صورتیں رہی ہیں لیکن عتبی نے کسی ایک جگہ بھی خال مجد الدولہ کو مرزبان بن رستم کے نام سے یاد نہیں کیا،

اس مسئلہ میں زامبور[2] (Zambaur) کو سخت اضطراب لاحق ہوا ہے، آل بادند کے شجرۂ نسب میں معلوم نہیں کس دلیل کی بنا پر سیدہ کو رستم بن شہریار بن دارا بن رستم بن شروین کی دختر قرار دیا ہے اس کے بعد آل کاکویہ کے نسب نامہ میں رستم بن مرزبان اور سیدہ دونوں کو مرزبان بن رستم شروین کی اولاد ظاہر کیا ہے، اس دوسرے شق کی بنیاد بظاہر وہی عام روایت ہے جس کی اصلاح کی کوشش بال کسنوا کے یہاں نظر آتی ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) "المرزبان" کے لفظ سے رستم بن مرزبان کے سوا اور کوئی شخص نہیں لیکن بال کسنوا کے خیال میں ابن الاثیر نے سطور ما بعد میں مذکورۂ بالا غلط نام کی گویا غیر شعوری طور پر خود ہی تصحیح کردی ہے حالانکہ عبارت کے اسلوب سے ظاہر ہے کہ بعد میں المرزبان کا لفظ صرف اس سیاسی منصب کو ظاہر کرنے کے لئے آیا ہے جو رستم بن مرزبان کو فرمانروائے رے مجد الدولہ کی طرف سے حاصل تھا، یہی حال "اصبہبذ" اور الاصبہبذ کا ہے کہ صرف شہریار بن شروین (؟) کے لئے بہ طور لقب استعمال کیا گیا ہے چونکہ بال کسنوا یاقوت کی عبارت سے ایک اور غلط فہمی میں مبتلا تھا شاید اسی بنا پر اسلوب کلام کی طرف متوجہ نہ ہو سکا، ابن خلدون کی عبارت کے لئے دیکھو العبر ج ۴ ص ۴۶۶۔ [1] تاریخ یمینی: ص ۲۰۸ رستم بن مرزبان)، ص ۲۲۵، ۲۲۶ (رستم بن المرزبان) ص ۲۲۹ (ابو علی رستم بن المرزبان بن خال ابی طالب؟ بہ ظاہر ابو علی رستم بن المرزبان خال ابی طالب (مجد الدولہ) صحیح ہے)، ایضاً (ابو علی بن رستم؟ صحیح ابو علی رستم ہے)۔ طبع دہلی ۱۸۴۷ء، المنینی: ج ۲ ص ۱۴ (ابو علی رستم بن اصبہبذ؟) مصر: حمد اللہ مستوفی، خال مجد الدولہ کا نام سالار ابراہیم بن مرزبان دیلمی بتاتا ہے (نزہۃ القلوب ص ۵۵ یورپ)

[2] انساب سلاطین اسلام (Manuel): ص ۱۸۹، ص ۲۱۷

تینوں شق غیر مسلّم ہیں اور امیر عنصر المعالی کی شہادت اس بحث کا قطعی فیصلہ کر دیتی ہے کہ:

"بشنودم اے پسر کہ وقتے در شہر رے، پیرزنے بود ملک زادہ، و عفیفہ و زاہدہ، و دخترِ عم مادر من بود و زن فخر الدولہ بود۔ و چوں فخر الدولہ فرمان یافت او را پسرے ماند خورد، مجد الدولہ لقب نہادند و نام پادشاہی بروے افگندند"[1]

قابوس نامہ کے ایک نسخہ میں یہ الفاظ ہیں کہ — "و دخترِ عم زادۂ مادرم بود الخ"[2] بہرحال عنصر المعالی کو والدۂ مجد الدولہ کی اصلیت و نسب سے جس قدر واقفیت ہو سکتی ہے وہ روشن ہے پس اس کی شہادت رد نہیں کی جا سکتی نسخوں کے اختلاف سے کچھ پیچیدگی ضرور پیدا ہو گئی ہے: لیکن اس حد تک تو اس بیان کا فائدہ قطعی ہے کہ والدۂ مجد الدولہ:

(الف) دختر رستم بن شروین نہیں ہو سکتی،

(ب) اس کو دختر مرزبان بن رستم شروین کہنا بھی غلط۔

(ج) اور دختر رستم بن شہریار بن دارا قرار دینا بھی محض غلط ہے،

رستم بن مرزبان (بشرطیکہ مرزبان بن رستم شروین ہی کا فرزند ہو) نسخۂ اول کی بناء پر والدۂ مجد الدولہ کا ابن عم ہوتا ہے اور اس پر خال مجد الدولہ کا اطلاق صحیح ہو سکتا ہے لیکن نسخۂ ثانی کی تقدیر پر اس کی گنجائش نہیں نکلتی:

رستم بن مرزبان کا باوندی اصل سے ہونا بالکل واضح اور اس کے خلاف ہمارے علم میں کوئی شہادت نہیں۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ آل باوند کی تاریخ سے بحث کرنے والے اس کی اصلیت سے کچھ تعرض نہیں کرتے، رستم کو فخر الدولہ بویہی کے بعد سیدہ ملکہ رے کی بدولت زبردست عروج حاصل ہوا، اور سلطنت رے کے نظم و انصرام میں وہ پوری طرح دخیل ہو گیا تھا، شہریار کوہ (فریم) کی اصبہبذیت جس طرح رستم بن شروین کے عہد میں آل بویہ کے ماتحت تھی اصبہبذ مرزبان اور

---

[1] قابوس نامہ: ص۳۲ (گب میموریل سنہ ۱۹۵۱ء)
[2] ایضاً: ص۱۰ (سعید نفیسی، ۱۳۱۲ شمسی، تہران) منتخب قابوس نامہ: ص۱۴۶ (سنہ ۱۳۲۰ شمسی)

رستم بن مرزبان کے عہد میں بھی فخر الدولہ اور اس کے جانشین کے ماتحت رہی ہوگی اور رستم بن مرزبان تو یقیناً سلطنت رے کے ماتحت تھا، ۳۸۸ھ میں شہریار کوہ پر شہریار بن دارا (رستم بن مرزبان کا ابن عم) کا قبضہ ہو گیا اور رستم بن مرزبان حدود مملکت رے میں یہاں کی سلطنت سے وابستہ اور ملکۂ رے کا معتمد بنا رہا۔ لیکن وہ اپنے حریف مقابل شہریار بن دارا کی طرف سے غافل نہ ہوا، تسخیر شہریار کوہ کے بعد قابوس بن وشمگیر اور شہریار بن دارا کے دیرینہ تعلقات میں بتدریج کمی آتی گئی دوسری طرف رستم بن مرزبان اور مجد الدولہ کے روابط میں بھی نمایاں تغیر پیدا ہو گیا چنانچہ رستم نے قابوس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے شہریار کوہ پر حملہ کر دیا اور اصبہبذ شہریار بن دارا کو شکست دی اور اسے گرفتار کر کے قابوس کے پاس بھیج دیا رستم نے قابوس کو اپنی اطاعت گزاری کا یقین دلانے کے لئے شہریار کوہ میں اس کے نام کا خطبہ جاری کیا یہ واقعہ ۳۹۶ھ کا ہے[۱] اصبہبذ شہریار بن دار الجم قابوس قتل کیا گیا اور عام تاریخی روایات میں اسی پر باوندیہ طبقہ اول کا زمانہ ختم ہو گیا۔

شہریار کوہ کا علاقہ قابوس کے قلمرو سے متعلق ہو گیا لیکن یہاں کی مقامی حکومت (اصبہبذیت) ابھی انقراض پذیر نہ ہوئی تھی، بلکہ ۴۱۶ھ تک باقی رہی، چنانچہ ۴۰۷ھ میں آل بویہ کے خوان کرم کا ریزہ ابن فولاذ کی مخالفت جب مجد الدولہ اور ملکۂ رے سے شروع ہوئی تو اس موقع پر آخر الذکر فریق کی امداد کو پریم کوہ کا اصبہبذ ایک جرار لشکر لے کر آیا اور ابن فولاذ کو ہزیمت دی، عتبی اس واقعہ کا راوی ہے[۲] وہ اصبہبذ کا نام نہیں بتاتا ابن الاثیر[۳] بھی خاموش رہ جاتا ہے، پال کسنودا اپنے مزعومہ کی بنا پر اس اصبہبذ کو مرزبان بن رستم فرض کرتا ہے اور ہمارے خیال میں یہ رستم بن مرزبان ہو تو بعید نہیں۔

اسی طرح ۴۱۶ھ میں علاء الدولہ بن کاکویہ کے ایک مقابلہ میں اصبہبذ طبرستان مقتول ہوا تھا، اس اصبہبذ کی شناخت سے ہم قاصر ہیں البتہ دہخدا اس کا نام[۴] رستم بن شہریار بتاتا ہے،

---

[۱] تاریخ یمینی: صفحہ ۲۲۹ (سطر ۵-۱۴)، المنینی: ج ۲ صفحہ ۱۴ مصر ۱۲۸۶ھ، مرعشی: صفحہ

[۲] یمینی: صفحہ ۳۶۵ (سطر ۵-۱۲)، المنینی: ج ۲ صفحہ ۱۹۶ [۳] کامل: ج ۷ صفحہ ۲۹۲ (حوادث ۴۰۷ھ) الاستقامہ [۴] لغت نامہ: ج ۱ صفحہ ۱۵۶ (۱۳۲۵ھ خورشیدی)